
OUDH PUNCH
LUCKNOW 1928 WEEKLY
MAN IS NOT TO BE DICTATED HE IS TO
DICTATE UNTO OTHERS AS HE LISTS

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی عـہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہو ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چہ ہفتے کے اندر پونے تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ بخیر شما بسلامت۔ بندہ پروری ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ پانچ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اسطرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائیں۔ دام ودرم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں درمیان راستے میں کہاں گم ہو جاتا ہے لیکن یہ شاہد ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے ساتھ نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے نہیں اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات [illegible] ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا اعمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تقاضا طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق نہ ہونگے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ مضامین نمبر ۴۴

۱۵ دسمبر ۱۹۲۸ء

رنگون رنگین

مولانا پنچ تسلیم مزاج شریف۔ علاوہ خیر و عافیت کے آپ جانتے ہیں [illegible] کہیں شہر کے اندر بیٹھے سے آپ کی خدمت [illegible] کی کوچہ گردی [illegible] ہوا [illegible] جس نے حصار [illegible] کر رکھا ہے [illegible] ہو جاتے [illegible] کرتا [illegible] ہوتا ہے [illegible] پھر آپ ہی غور کیجیے [illegible]

[illegible]

ہم نے [illegible] تو خیال [illegible] مگر اس [illegible] میں [illegible] ہندوستان [illegible] ہے۔ دیکھیے [illegible]

[illegible]

وہ جو کہتے ہیں کہ انسان نے رنگون کی [illegible] رنگستان بنا دیا [illegible]

[illegible]

کیا کرتے [illegible] ہے۔

[illegible]

حضرت مولانا۔ خدا کے لیے [illegible]

[illegible]

جب منہ پر مصیبت سے آ گریں۔

خدا کا شکر ہے کہ عام مضمون نگار کی پچی ہوئی پھلجڑیاں، دوسرکاری پیچ و خم اصلاحات کی گرم ہوا سے پھیر لیں، خون سے خوب روشنی دکھائی۔ نکلوں ڈپٹی سیل بھی متوجہ ہو گیا، اور سرکار نے پولیس کو بھی دشنام کر دیا۔ بندیاں خارج جماعت ورید کی جاری ہیں کہ منتیں اپنا عیب کرتے کھڑے ہیں چھپاتی ہیں بالفعل دو تین قید خانے آجاڑ سے لگے ہیں، خیر ابھی دیوار کی ایک ہی اینٹ نکلنی مشکل ہوتی ہے۔ ایک نکلی تو دوسری اور تیسری بلکہ سب آسانی سے نکل سکتی ہیں۔ تاہم قوم کی لیبری معاملات دکھنی چاہیے ورنہ اس گروہ کے قبضے میں معاملات ہیں جن کی تفسیر بھی اور کمبخت سخت کام کرتے کو

موجود ہیں۔

مگر آتش بجارے شعوائی رنگین مسرت ودیہی وزیر جولی رت بھول کی سیر دکھائی تو تن کر یاد دل کی عقل گم ہو کر گئی کو پل سیل کے رہ گیا۔ کئی بار کی طرح مچھوٹے چھوٹے پیٹ نمونہ سیل میں صاحب کی یہیں سیل کو تو سر و یا کر تو بجلی۔ میدان میں قائم کرنا بنگلے سے جی صاحب کی زبانی کچھ خدا جو گو کی خبر لائی ہے یہیں سے نقلی ہوئی۔ شاید اٹھا لیا دم کلکتہ ہونا بمبئی سورت دیر تک سو سو سو ہو کی صدا نہ پہنچی۔

حضرت کا عجیب عالم ہے۔ رات کٹکٹاتے ہیں آستینیں چڑھاتے ہیں۔ پچکتے ہیں اور سو سو کر کے رہ جاتے ہیں تو بات کیا ہے ذات والا کو کسی آزادی آتشباد کا دعویٰ ہے۔ یاد نا ہموار بھری گئی ہے بلکہ عجب نہیں جو جانوروں کی آتشبازی کی نقل؛ ہماری سب ساری رنگیں بہاد

ناش ہے کہ حضرت کی طبع گرگو نا کام طلق لکھا سوالی دکھائی کو نا سطور میں کس طرح کی مثال میں جوڑ ہے۔ حضرت کو بھلا دیا۔ دوستی فراق مگر اور گلشن آسان نہیں۔ دوسری مصیبت یہ ہے کہ باد و بہار شہر اس خیال سے کہ آگ دامن آبرو میں لگ چکی ہیں دنیا شور کہ باپ دادا کی نیکی بہت نیل کے فرش میں جاگے گھر سے پاؤں نکال باہر کیا جیسے گھوڑے کے نال کا پھیر نہ لے۔ شیخ صاحب کے استقبال میں اگر بیک "کا بلوں (اخبار)" آزاد تھا جیسے حضرت میاں سید جی نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے۔ ادھر ادھر

سے کئی ادھر سدھارے۔ کلکتہ گئے، بمبئی گئے آخر ہوا نکل گئی دیوان شائع ہو گیا تو سورت کے غار ہزار میں گر پڑے۔ گھبنی گئی ہو گئے بجا دیں غارتیں وغارتگی بھی اس کو جے کی کشش کے واسطے کافی ہے۔

اک مدت ہاتھ جفا در سو کی شاگرد تابی کی برسوں ہوئے ہیں گھر سے نکلے شخص ہو خانہ خراب بیچارے جب اپنے دوستوں کو جیتو نامہ لکھتے ہیں تو اسمیں بھی خط افزائی عشق کے مقابلے میں اپنے ثبات کا دو دو دو جو کر دیتے ہیں۔ تیرے بچ رہے

جھتا ہے نہیں کو چوہی کے جیب خالی نہیں ہو جاتی کہ یہ بات ہے سرمایہ ایک جو ہندوستانی کتاب فروش کی نظر عنایت اور ایک میاں جی مکرم شفقت کی بدولت کم شدہ بجوا آگئی اور یہیں بیٹھے علاوہ وقت لنڈ اخباروں کا خلاف اماجوی رسالوں۔ تاولوں کے ڈراموں کی عبارت بر سبیل استحصال بالجبر خطوط میں نقل کر دیتے ہیں۔ مجھکو میرے دوستوں سے ہمارا ایک مشہور مضمون جو وہ لپٹ آ گیا کو اس پر یہ تصرف ساز کر دیا۔ خدا کی شان، ایک استقلال غارتیں صاحب اور انکے احباب ان انکی آم مشی۔ ٹ ٹ ٹیاں بش ش غاعر ل ال العیکم مورد چیپ م م م شعر۔ ووز مم سوری م م م شکی نہ ل ن ن ن ن کا شی نیا جو کے نظم اور دونا اور و بیگی قصیدوں کا مقابلہ کرنا چاہیے

یہ کوئی دور سے ہم پوچھے کہ پانی کا گھنیلا اور جوانہ ہر شور کہاں جاتا ہے؟

خیر اب رخصت انتظار رفقہ مکررکبھی

راقم

دانا بینا



شہنشہ بیچ بچارہ

(مقابلہ سنگ شکارند)

"بیچارے ساری ہے ذری سا دودھ"

"دور لگو ریسے۔ شامی سے بچے گا تو دوں گی"

افسانہ قمر الزمان و علیہ

(خاتمہ کا بند)

نمبرہ

میاں سید ایک ایک دم گرمی کو دیکھ رکھے جو بے تیزیاں پچھا سے بھرے گئے جنگل سے آبادی کی طرف رخ کیا۔ پھر اندھیرا نے گرمیں بدلنگ بیچ کے بیچے اور مانگے کھاتے اپنی بی بی کے نئے سسرال میں شکر یہ کی کے کہاں پہنچے۔ اتفاق کی بات کہ ادکا مددور اطہر ہوا اسی مدام میں ان

قزاوہاں کا تعلق کاشی آنشاہ کی صاجزادی سے ہونے والا تھا۔ شہر بھر میں دھوم تھی کہ شاہزادی کے گھر میں شادی ہے۔ شہر امیر و غریب سب دعوت میں کوئی ایسا شخص نہیں جس کا جی چاہے جائے کھائے اور مزے اڑائے۔

حبید کی خستہ حالت دیکھ کے ایک نان والی نے کہا میاں میری دکان پر روٹی کھیں، اگر پیٹ بھرنا ہو تو سوداگر کی دکان پر چلے جاؤ۔ عزت و آبرو سے کھانا ملے گا ذرہ برابر بھی ترس نہ آئے گا۔ حبید نے اجنبی ہونے کا بہانہ کیا۔ نان والی دلیل راہ بنا ساتھ لے کے چلی۔

جہاں سوالوں کا ہجوم تھا قزاوہاں کی محل تک سڑک دو رویہ کھڑے تھے، دیگیں کھنک رہی تھیں ایک پر ایک ٹوٹا پڑتا تھا۔ آدمیوں کے ریلے میں حبید اسی جگہ پہنچ گیا جو قزاوہاں کے سامنے تھی۔ قزنے ایک نگاہ اپنے دوست کو پہچان لیا۔ باپ کا دل تو بہ لے بیٹھا۔ ہائے جاں نثاری اس فقیر کو دیکھے؟ عبدالرحمٰن نے غور سے فقیر کے حال پر نظر کی اور چاہا وہ گداگری کے آثار نجابت و شرافت چہرے سے نمایاں تھے نزدیک ہوا گداگروں کی طرح عریاں تھا مگر خستگی کے باعث شرمندہ سا کھڑا تھا گرد راہ کی صورت۔

پوچھا یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا حبید جو ہری ہے جس کی آبرو ریزی نے اجاڑی جس کی جو وقاع آپ ہی نے دی ہے۔ قزاوہاں نے چاہا کہ حبید کو بلائے عبدالرحمٰن نے صبر کی ہدایت کی کہا بھوکا ہے سیر ہو جانے دو۔ یہ دیکھنا جب حبید کھانے سے فارغ ہو کے چلنے لگا تو عبدالرحمٰن نے پچاس قزاوہاں کے اسے بلوایا۔ وہ ڈرتے ڈرتے آیا۔ جونہی قزاوہاں سے آنکھ چار ہوئی شرم اور خوف کی برچھی دل کے پار ہو گئی سر جھک گیا قدم زمین میں گڑ گئے۔ مگر قزاوہاں تعظیم کے لیے اٹھا اور اٹھتے ہی بغلگیر ہوا دونوں کی آنکھ سے آنسو جاری ہوئے دیکھنے والے حیران تھے کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ لیکن عبدالرحمٰن نے ہنس کر آواز دی کہ شاید تم بھی عجب بیچارے ہو وہ جو ہری ہے اپنا عوض مہمان کو عام ہمیشہ کے لیے کل کا سودا ہو جائے

پھر ناچ پہنچ کرو۔ قزاوہاں نے خادم کے ہمراہ دوست کو حمام بھیجا قیمتی پوشاک کا دست تحفہ ساتھ کیا۔ جو حمام سے حاضر ہوا اہل محفل نے باہو پر پورا شروع کر دی۔ کون ہے کیا ہے کہاں رہتا ہے آپ کے ہم ساتھ یہ حبید کے بہت بڑے جوہری ہیں کرتے ہیں۔ انکے احسانات سے میری گردن اٹھ نہیں سکتی بلکہ میں جو ہوں انکا دیا ہوا سب انہیں کی جوتیوں کا تصدق ہے خدا جانے کیا آفت نازل ہوئی جو یہ ایسا حال زار دیکھا۔ سچ ہے کہ

انسان کا یکساں طرح سے رہتا نہیں ہے حال
خورشید کو عروج کبھی ہے کبھی زوال

جانتے ہیں جب بصرے میں داخل ہوا تھا تو میری حالت اس سے زیادہ بُری تھی انکے بدن پر لنگوٹی ہے میرا بالکل ننگا پیر کا تھا۔ خدا نے اس شخص کو میرے حال پر مہربان کیا سب کچھ مل گیا۔ مگر خیرات اسی سے پڑتا ہے۔ انشاء اللہ میں بھی انکے ساتھ ویسا ہی سلوک کروں گا جیسا انہوں نے بصرے میں مجھ سے کیا تھا۔

اطلاع نامہ بنام پسماندگان متوفی بنام عدالت۔ اس امر کے کہ ہم کیوں ڈگری قطعی کیوں نہ صادر کیا جاوے

مقدمہ عدالت منصفی شہر ... نمبر مقدمہ ۱۹۲۰ء

نام فریقین ... [illegible]

بعدالت منصفی ... ضلع ... [illegible]

مقدمہ ... ۱۹۲۰ء

... ڈگری یکطرفہ

اشتہار

[illegible]

آج بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر ۱۹۲۰ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ... مہر عدالت

ہو۔ یہی تھیں کہ میاں حبید مفرق ہو کر پریشان ہوئے جانے ... آنے ... مگر ... شکل اولاد کے ... کی تجدید ہوئی۔ ... قزاوہاں نے ... سیکھیں ... بھائی صاحب دیگر ... ڈاکٹروں نے ... گیا۔ ... کا سود تعالی ہے ... بچے ... آپکے ... فطرتی ... ہوتے ہیں ... خسارے سے بچ کرتے جاتے ہیں ...

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۹۲ نمبری ۱۹۲۰ء

بعدالت منصفی ... صاحب ... سلطانپور

... ضلع سلطانپور ... مدعی

بنام

... مدعا علیہ

[illegible]

آج بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر ۱۹۲۰ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ... مہر عدالت

وقت حاضری ... بجے سے ... بجے تک

ساتھ زبان ہلا کر دیکھیے۔ کہیں ایسا نہ ہو جو آپ کو غصہ آجائے۔ جوہری خود بھی مردم شناس تھا، چپ بیٹھا کہتا سنتا رہا۔ دوسرے دن کا ذکر ہے کہ عبدالرحمٰن نے عبید کو تخلیے میں بلایا اور [illegible] کے اتفاق کی کہ جوہری صاحب یہ لڑکا بالکل بھولا بھالا نادان ہے۔ جو کچھ قصور اس سے سرزد ہوا معاف فرما دیجیے اور [illegible] کہ سنا دیجیے۔ عبید نے زمانہ سے گردن نیچی کر لی [illegible] تمام و کمال قصہ [illegible] کہ شریعت نے حفاظت [illegible] عورتوں کے حال پیچھے [illegible] جاتی ہیں۔ اگر عورت خود نیک سیرت ہو تو رسوائی پر [illegible] تیار رہتی ہے۔ [illegible] اسی قسم کا واقعہ ہے جس نے خیانت کی۔

عبدالرحمٰن نے قمرالزماں سے علیحدہ لے جا کے اپنا ارادہ یوں ظاہر کیا کہ [illegible] تمہارے جان کی [illegible] میرا ارادہ ہے کہ اس کی غیرت کا امتحان کروں۔ میں اسے حلیمہ کے تہہ خانے میں پہنچاتا ہوں، خود مخفی ہو کے تماشا دیکھوں گا۔ اگر [illegible] کے جال میں پھنس کے اس نے حلیمہ کا قصور معاف کیا تو اس کی تلوار سے جورو خاوند [illegible] کا خون بہاؤں گا۔ ایک نامرد ہے دوسرا [illegible] تیسری [illegible] دنیا پاک ہو جائے تو بہتر ہے اور اگر اس نے جورو سے نفرت ظاہر کی تو [illegible] قمرالزماں [illegible] ساتھ کر دوں گا [illegible] گھر بھر دوں گا۔

غرض آگے آگے میاں عبید اور پیچھے پیچھے عبدالرحمٰن [illegible] شمشیر [illegible] چھپائے روانہ ہوئے۔ راستے میں عبدالرحمٰن صاحب عورتوں کے نقصان عقل بیان کرنے لگے کہ بھائی [illegible] ہوتی ہیں۔ مردوں کو چاہیے کہ ان کی غلطیاں معاف کر دیا کریں [illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

اشارہ ہے [illegible] کیا ہم تمام عمر [illegible] کس قسم کی [illegible] کہ جب سے وہ میرے گھر میں آئی ہے بالکل [illegible] ہے۔ میں بہت خوش ہوں گا اگر تم اسی شہر میں اپنی بی بی کے ساتھ قیام کرو۔

عبید نے سوال کیا کہ بی بی صاحبہ کہاں ہیں؟ عبدالرحمٰن نے ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا [illegible] سے صلح [illegible] میں بے نظیر ہے [illegible] خوبصورت [illegible] قمرالزماں کی [illegible] میں [illegible] سے [illegible] کی دعوت اسی خوشی میں ہو رہی ہے۔ اے حلیمہ کا خیال بھی اب نہیں [illegible] صلح کا [illegible] ہو جاؤ۔

عبید [illegible] آپ کی [illegible] آپ کی عنایت۔ [illegible] بیشک آپ صحیح فرماتے ہیں۔ ایسا ہی ہوگا [illegible] کہ [illegible] ظاہر ہوتی تھی [illegible] عبدالرحمٰن کا غصہ [illegible] اور [illegible] میں [illegible]

آخر کار عبید نے تہہ خانے کا قفل کھولا۔ عبدالرحمٰن [illegible] کے [illegible] رخصت ہوا مگر [illegible] کے [illegible] آڑ میں [illegible]

تہہ خانے میں بی بی حلیمہ کا برا حال تھا۔ [illegible] آنکھوں سے [illegible] کے [illegible] جاری [illegible] سوگ [illegible] کے نیچے [illegible] بال پریشان [illegible] زندگی [illegible] بی بی [illegible] بٹھا دیا تھا کہ [illegible] ٹھیک نہیں [illegible] آپ نے [illegible] صورت سوالی تھا۔ پھر جب آپ نے [illegible] ساتھ [illegible] ارادہ کیا [illegible] ٹھیک نہیں۔ آپ جو ایک [illegible] کے [illegible] کی [illegible] خدا کے [illegible] صاحب [illegible] اب اسے دفعہ [illegible]

آپ نے کس بری ساعت میں [illegible] سب پتہ چل گیا [illegible] کہ گھر [illegible] تمام [illegible] سے [illegible] جیسے [illegible] بی بی [illegible] آپ کو [illegible] کیا [illegible] کسی [illegible] ساتھ کوئی [illegible] کے منہ پر [illegible] کبھی اس کی طرف رخ نہ کرتی۔

عبید جلا بھنا [illegible] جواب [illegible] کر جا کے [illegible] کی [illegible] ہوتی ہے [illegible] آزادی سے اچھی ہے۔ کبھی [illegible] خیال آئے گا [illegible] عشق کا نقش [illegible] بیٹھا [illegible]

یہ باتیں یہاں عبید نے [illegible] کان [illegible] کے سنیں [illegible] کہ [illegible] خدا [illegible] غارت کرے [illegible] کیا [illegible] کہ تجھ میں [illegible] جو [illegible] تیرے پاس [illegible] اب [illegible] میری بی بی میاں [illegible] کر [illegible] تم نہیں [illegible] اپنی بی بی [illegible] کی خدمت کرو۔

آج واقعی [illegible] دونوں کا قصہ پاک ہوا مگر [illegible] دل [illegible] ایک [illegible] کا [illegible] عبدالرحمٰن [illegible] سے [illegible] کے [illegible] پکار [illegible] کرو۔ شاباش [illegible] کے [illegible] اگر تم [illegible] کار [illegible] کے [illegible] تمہارا [illegible] نہیں ہوتی۔ میرا [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کروں [illegible] صورت [illegible] کے [illegible] کی حقیقت نہیں۔

پھر دونوں [illegible] میں [illegible] کے [illegible] عقل [illegible] کہ عبدالرحمٰن نے [illegible] جانو [illegible] قمرالزماں [illegible] ساتھ [illegible] دیا تھا [illegible] گئیں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible]



یکے نہی رود و دیگرے می آید

پیر — سہ سپردم بتو مایۂ خویش را * تو دانی حساب کم و بیش را — بتائیں گویا بکتاب جس اب تم جانو اور تمہارا کام جانے۔

طفل — بابا! تم نے کچھ چھوڑا نہیں۔ ریگ ہے تو وہ بھی خالی۔ ہاں تھا خزانہ تمہاری یادگار ہے اگر اصل پانی سے پیٹ بھرے۔

کتب خانہ پیسہ اخبار لاہور کا سالانہ [illegible]

علمی خزانہ کی لوٹ

۲۹ دسمبر ۱۹۲۸ء [illegible]

[illegible]

نصف قیمت [illegible] سے علاوہ [illegible]

[illegible]

ناول پرانے اصلی

[illegible]

سفرنامے

[illegible]

اسلامی کتابیں

[illegible]

کتب تاریخ

[illegible]

دیوان و غزلیات

[illegible]

متفرق کتب

[illegible]

۲۹ دسمبر ۱۹۲۸ء

نصف قیمت

صرف یکدن کیلئے

ملنے کا پتہ

منیجر پیسہ اخبار لاہور

نیز خاک شناں ہوا۔

اب یہاں سے راوی عجیب بیان کرتا ہے کہ ابو الصباح و حبیبہ کی شادی ہو جاتی ہے اور لطیفہ یہ ہے کہ یہیں ختم ہوتا ہے کہ چند روز کے بعد حبیبہ نے عبد الرحمٰن سے اجازت وطن جانے کی مانگی عبد الرحمٰن نے کہا [illegible] حلال کر وطن پیارا ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ تم گھر جاؤ اور وہاں سے گھر بار چھوڑ کے آنا شاق ہو تو اکیلے جانے کی ضرورت نہیں اپنی بی بی کو ساتھ لیتے جاؤ اور اگر وہ [illegible] وہاں رہنے کو کہا ہے تو یہاں چلے آؤ [illegible] ہو ورنہ بچپن سے گھر میں رہنا [illegible] خود [illegible] نہیں ہو سکی نہ بیوہ ہونے کے بعد دوسرے مرد کی صورت دیکھتی ہیں تم ہر حال اپنی بی بی کو نہ چھوڑ دو گے۔ حبیبہ نے ابو الصباح کا بھی منہ دیکھا کہ کچھ کہے منہ کی کہا نہیں [illegible] ساتھ چلنے کا اقرار کیا اور کہا: اماں باپ [illegible] اس کی اطاعت میں ماں باپ کی اطاعت ہے بسم اللہ جاؤ۔ حبیبہ [illegible] دعائیں دینے لگا: اے میری بچی [illegible] خدا تیرے ماں باپ پر برکت نازل کرے۔

قصہ کوتاہ [illegible] حبیبہ اپنی بی بی اور [illegible] کی دولت اپنے [illegible] کے علاوہ جو قمر الزماں [illegible] لے کے وطن پہنچا۔ [illegible] وہاں سب [illegible] کی آفت نازل ہو گئی۔ [illegible] آئی۔ بادشاہ [illegible] حبیبہ کو بلا کے [illegible] خطاب کیا [illegible] گیا تھا کیوں اپنے جانے کی اطلاع [illegible] تھا جو تیری مدد کرتا۔ حبیبہ نے اپنا حال [illegible] سنایا بادشاہ نے [illegible] فرمایا کہ خدا برکت دے جاؤ ہنسی خوشی زندگی بسر کرو۔ مگر [illegible] ابو الصباح کی [illegible] نسل [illegible] بہت کم ملتی ہیں۔ غرض [illegible] بچپن سے رہنے لگے پانچ برس کے بعد حبیبہ نے [illegible] شاہ [illegible] کہ حبیبہ کی بیوہ دوسرے نکاح [illegible] ہو جائے مگر [illegible] ابو الصباح [illegible] عبد الرحمٰن [illegible]

تنبیہ ممکن ہے کہ بعض [illegible] علم نفس دیکھا ہوا [illegible] کسی مدرسہ میں حاصل کیا ہو مگر وہ [illegible] علم نفس [illegible] صاحب [illegible] شخص تھا اور [illegible] سکتا تھا وہ اپنے [illegible] ہم انھیں کہانے کی غرض سے [illegible] کرتے ہیں [illegible] اور تخیل میں غلطی ہوا [illegible] تک نہیں ہوتی جب [illegible]

[illegible] کے نظم [illegible] میں [illegible] نہ ہو۔

قمر الزماں سے ملاقات ہونے کے قبل حبیبہ کی [illegible] حبیبہ کے نزدیک [illegible] تھی۔ وفاداری کی [illegible] صاحب حبیبہ کی [illegible] قمر الزماں کے [illegible] کا فرض [illegible] افسانہ قمر الزماں نے بیان کیا۔ [illegible] گیا تھا گھر میں آنے کے بعد [illegible] کے مطابق [illegible] حبیبہ [illegible] بی بی کے سامنے [illegible] اس [illegible] کی [illegible] ہوئی اور [illegible] کی [illegible] ہونے کا یقین کر کر ہو سکتا تھا جبکہ وہ [illegible] اپنے [illegible] گھر میں [illegible] گئی۔ [illegible] زیادہ [illegible] نقصان [illegible] ایسا [illegible] ہے جو ایک [illegible] کو [illegible] سکتا ہے۔

[illegible] شخص [illegible] کی طرح [illegible] امتحان [illegible] کی غلطی [illegible] حبیبہ کا [illegible] امتحان کی تحریک نہ ہوتی۔

[illegible] کوئی شخص [illegible] خدا سے [illegible] ایک [illegible] اودھ پنچ میں [illegible]

[illegible] حضور بادشاہ کی حضوری [illegible] کہ [illegible] حضور [illegible] اس کے سب [illegible] حضور [illegible] الدولہ [illegible] کے [illegible] انکار کرتا ہے۔

[illegible] حضور کے [illegible] نہیں [illegible] آنکھوں میں [illegible] حضور [illegible] آباد [illegible] بادشاہ [illegible] حضور کے [illegible] آباد کے [illegible] کسی کی آواز نہیں [illegible] سمجھتے ہیں کہ [illegible] کوئی [illegible] ہے۔ [illegible] دیتا ہے [illegible] کوٹھری میں [illegible] قتل [illegible] کے [illegible] صورت [illegible] امتحان [illegible] لوگوں نے [illegible] میاں کو [illegible] اب [illegible] میں [illegible] میاں [illegible] بھی [illegible] چلے جاتے ہیں [illegible] کا علاج [illegible] ہے اس کا [illegible] ایک [illegible]

[illegible] آداب عرض ہے۔

[illegible] خوش رہو میاں سلامت رہو۔

[illegible] واقعات [illegible] شہادت [illegible] حبیبہ [illegible] بہت زیادہ قرین عقل و قیاس ہیں۔ العتلیۃ [illegible] [illegible] معلوم نہیں مگر [illegible] معلوم [illegible] اسکی [illegible] ہوئی [illegible] سلام

[illegible]

جنتری ۱۹۲۹ء

ابھی سال ختم نہیں ہوا لیکن جنتری والوں نے [illegible] جنتریاں مرتب کر لیں۔

(۱) جواہر جنتری۔ حکیم سید شفیع خواجہ صاحب [illegible] کی تالیف ہے۔ [illegible] جنتری [illegible] بھی [illegible] کے ذریعے [illegible] چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر طلب کی جا سکتی ہے۔

(۲) صادق جنتری۔ [illegible] کی تالیف ہے۔ [illegible] جنتری کے متعلق [illegible] قیمت [illegible]

بالتصویر اخبار دہلی

ایک [illegible] ہے۔ پہلا نمبر [illegible] بہت کچھ قابل اصلاح ہے مگر [illegible] صاحب ایڈیٹر [illegible] ہے۔ [illegible] حادثہ نے بگاڑ دی۔ بہر حال پرچہ کے دلچسپ ہونے میں [illegible]

نوٹس نسبت [illegible]

بعدالت مولوی [illegible] شاہ آباد [illegible]

مقدمہ نمبر [illegible] ۱۹۲۸ء

[illegible]

بنام

[illegible]

ہرگاہ [illegible] عدالت [illegible] حاضر ہو کر [illegible] سماعت کی جاوے گی۔

[illegible]

بدستخط [illegible]

[illegible]

ذالت پر آگیا ہو گا [illegible] کہ شائع ہوا ہے خوب ہو گا تاہم پچ تین روپیہ چار آنے سالانہ قیمت ہے۔

دیگر جدید معاصرین [illegible] ماہنامہ [illegible] اصلاح [illegible] دہلی [illegible] سال [illegible] اگر [illegible] کی [illegible] میں کوئی [illegible] مرزا [illegible] صاحب [illegible] بھی [illegible] سال [illegible] کام بہت اچھا ہے۔

مولانا شیخ کی نوٹ بک

اور [illegible]

تو ایک سب [illegible] مرحوم والی [illegible] ہاتھی پر سوار چلے جاتے تھے راہ میں [illegible] ہاتھی پر تو سوار ہے کیا اب [illegible] ہے۔ آخر کس چیز کی کمی ہے؟

مسٹر [illegible] صاحب [illegible] اب ہم بھی ان سے عرض کریں کہ حضرت آپ ہاتھی پر تو سوار ہیں ایک بانس [illegible] کا ارادہ ہے [illegible] صاحب فرماتے ہیں [illegible] آمادہ ہے ...... سائمن کمیشن [illegible] کے باوجود [illegible]

اہل ہند نے کمیشن کی خدمت میں پیش کیں ......

نہرو کمیٹی نے بھی [illegible] کی جانب سے [illegible] اور [illegible] رپورٹ مرتب کر لی جائے [illegible] ضرور توجہ کی جائے گی ...... نہرو کمیٹی کی رپورٹ میں جنوب کے حقوق کا ذکر نہیں۔ تو پھر ہم کیوں نہ اپنے دعاوی پیش نہ کریں حکومت [illegible] اسی [illegible] ہے ...... ہندوستان کے [illegible] وحشی سادھوؤں نے عوام اہل ہند کو [illegible] بلکہ [illegible] کے جیب کر دیا ہے ...... ہم [illegible] وحشی لیڈروں کی [illegible] کرینگے ......

[illegible] کو دیکھ [illegible] پہلے [illegible]

[illegible] واسطے نہیں رکھتے ...... [illegible] کا لباس [illegible] کے اس کے [illegible] میں [illegible] ہی کے [illegible] آ جائے گی۔

[illegible] ہندوستان [illegible] کے متعلق بھی [illegible] گئے سائمن کمیشن [illegible] ہوا کہ [illegible] لیڈروں کے [illegible] حاصل ہے [illegible] نکل گیا۔ [illegible] جس کو [illegible] کے ساتھ کیا جائے گا۔

[illegible] کا [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] تسلیم کر لیا۔ [illegible] فوجداری [illegible] کا [illegible] کا حق ہے [illegible] ہو سکتا ہے۔

[illegible]

[illegible] کے [illegible]

آپ کا نام [illegible] کا [illegible] فراموش نہ کیا جائے گا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] انفصال مقدمہ

[illegible]

[illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ تو امین گرو گا

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد ... ئے

یہ ایک ... کتاب ہے

حصۂ اول کے تین ایڈیشن شائع ... جاننے والے جانتے ہیں کہ تمام ... ہی پاس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصۂ دوم میں مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

سیاحت ... لیعنے ... منظوم سفرنامۂ عراق ... مشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

... منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی ذمرمہ اور بہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا آگر کی ذمرمہ اور بہوریاں اس کتاب میں انکے نقل کر لی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سرگم سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت آسانی سے ابتداء کتاب میں لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جیسے کہ استاد خود تعلیم و بتا دیکا محل ... یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مفید ... سرمایہ نازمیں آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا مہ لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایۂ ناز ہے جو اودھ ... قیمت پانچ روپیہ۔

محصول ڈاک بہر حال ذمۂ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ